بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. L 7767

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۱۸ — شمارہ ۱۳

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپیہ
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۵ اماں (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۰ اماں کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

● — ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اماں (مارچ) کو منعقد ہو رہی ہے۔

قادیان ۲۵ اماں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ لِلّٰہِ۔

● — آج رات سے قادیان اور مضافات کا مطلع ابر آلود رہا اور صبح کی نماز کے بعد سے بوندا باندی ہوتی رہی اور بعد میں اچھی بارش ہوئی جس سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔

۸ محرم ۱۳۸۹ ہجری — ۲۷ اماں ۱۳۴۸ ہجری شمسی — ۲۷ مارچ ۱۹۶۹ عیسوی

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا انعقاد

سیرتِ حضرت اقدس علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

قادیان ۲۲ اماں۔ آج صبح ٹھیک نو بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام اپنی سابقہ روایات کے مطابق جلسہ یومِ مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے سرانجام دیئے۔ عزیز نور الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی نظم کے ساتھ اِس اجلاس کی کارروائی آغاز پذیر ہوئی۔ سب سے پہلے صدرِ محترم نے جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو اُن اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو آج کے دن سے متعلق ہیں۔ محترم موصوف نے احباب کو اس قسم کی تقریبات میں بکثرت شمولیت اختیار کرنے اور اُن سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی مؤثر پیرایہ میں تلقین فرمائی۔ بعدہٗ مکرم سیّد جعفر حسین صاحب نے

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی اغراض

کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے بعثت حضرت اقدس علیہ السلام سے قبل کی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رُونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا تفصیلاً ذکر کیا۔ اِس ضمن میں فاضل مقرر نے خصوصیت کے ساتھ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ، ایک فعّال و فدائی جماعت کا قیام اور خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا اجراء وغیرہ اہم اُمور پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ موصوف کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے زیرِ عنوان

حضرت اقدسؑ کے اصلاحی کارنامے

تقریر کی۔ مقرر نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بیان کرنے کے بعد ضرورتِ زمانہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا۔ حضورؑ کے اصلاحی کارناموں کے ضمن میں موصوف نے خاص طور پر مذہبی مباحثات و مناظرات کے قدیمی طریق میں تبدیلی، قرآن کریم، انبیاء سابقہ اور ملائکۃ اللہ کے بارے میں عوام الناس کی غلط فہمیوں کا ازالہ، طبقۂ نسواں کے حقوق کا تحفظ اور ایک فعّال و مخلص جماعت کا قیام وغیرہ امور کو بالوضاحت بیان کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے

حضرت مسیح موعودؑ کی قوّتِ احیاء

کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیتِ قرآنیہ: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ...... الآیۃ (انفال) کی رُو سے احیاءِ موتیٰ کی صحیح تشریح کرتے ہوئے واقعات و حقائق کی روشنی میں غیر احمدیوں اور عیسائیوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کے ذریعہ سنّت و احادیث النبی صلعم کا احیاء۔ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور تعلیماتِ قرآنی کی تجدید وغیرہ اہم اُمور پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ بعدہٗ عزیز جاوید اقبال متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے

سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے چند نمایاں پہلو

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے بتایا کہ چونکہ آنحضرت صلعم دُنیا کے لئے کامل اور اتم رسول ہیں اور قرآن کریم بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آخری اور مکمل شریعت کا حامل ہے اسلئے سیرت کے اُن نمایاں پہلوؤں کے حصول کے لئے جو اپنے اندر جذب و کشش رکھتے ہوں قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی کامل متابعت نہایت ضروری ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس ہمیں اِن ہر دو امور کا حسین امتزاج و مرقع نظر آتی ہے وقت کی رعایت کے پیشِ نظر فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے تین اہم اور نمایاں پہلوؤں یعنی آپؑ کا (۱) تعلق باللہ۔ (۲) غایت درجہ عشقِ رسولؐ (۳) اور بنی نوع انسان کے تئیں حقیقی ہمدردی کو واقعات کی روشنی میں پیش کیا۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ اِس اجلاس کی پانچویں اور آخری تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے

حضرت اقدسؑ کی مخالفت اور اپنے مشن میں کامیابی

کے موضوع پر کی۔ محترم موصوف نے آیتِ قرآنیہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا (الانعام ۱۱۳) کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہر دَور میں مامورینِ وقت کے مقابلہ میں طاغوتی طاقتیں سر اُٹھاتی رہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرستادوں کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس سنّتِ قدیمہ کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بھی نہ صرف غیروں بلکہ حضورؑ کے جدّی رشتہ داروں تک کی طرف سے بھی پُرزور مخالفت ہوئی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی کے مطابق آپ کو اپنے مشن میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائی۔ جبکہ ہر وہ دشمن جو آپؑ کے مقابلہ میں کھڑا ہوا خائب و خاسر کر دیا گیا۔

مذکورہ تقاریر کے علاوہ اس اجلاس کے دوران میں محترم صدر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے متعدد ایمان افروز اقتباسات کی روشنی میں حضورؑ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو سامعین کے سامنے رکھا۔ اور نہایت مؤثر پیرایہ میں احباب کو اُن کی اہم ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔

اپنی اختتامی تقریر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بتایا کہ موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم پر کامل ایمان اور سنّتِ نبیؐ کی کماحقہٗ اتباع کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ درحقیقت اب یہی دو اصول ہیں جن پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر انسان اپنے معبودِ حقیقی کو پا سکتا ہے۔ پس احباب کو کوشش کرنی چاہیئے اور دُعا بھی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن ہر دو اصولوں کو مضبوطی سے پکڑنے اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

آخر میں صدرِ محترم نے اجتماعی دُعا کرائی اور قریباً ایک بجے یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

مستورات بھی بر رعایتِ پردہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہوئیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ ر امان ۱۳۴۸ ہش

عالمگیر بےچینی - اور - اس کے اسباب

اسی پرچہ میں دُوسری جگہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے ایک مقالہ "عالمگیر بےچینی کیوں؟" کا اقتباس شائع کیا جا رہا ہے۔ معاصر نے پوری تفصیل کے ساتھ اس بےچینی کا جامع الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جو اس وقت ساری دنیا میں ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور خود ہی بالغ نظری سے کام لیتے ہوئے اس کے اصل اسباب کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ معاصر کا کہنا ہے کہ:

"کتاب الٰہی نے جو کہا تھا کہ خشکی اور تری میں فساد ہی فساد ہے وہ آج کی دُنیا پر صادق آ رہا ہے"

اس سے معاصر کا اشارہ اُس آیت کریمہ کی طرف ہے جس میں خالق کون و مکان نے بعثت نبویؐ اور نزول قرآن کے زمانے کا نقشہ نہایت ہی پُر لطف الفاظ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الروم آیت ۴۲)

خشکی اور تری میں یہ جو فساد ہی فساد نظر آتا ہے اس کی وجہ بما کسبت ایدی الناس، لوگوں کی اپنی بدعملیوں اور بُرے بیج بونے کا نتیجہ ہے۔ اگر کہو کہ خالق کائنات نے ایسا کیوں ہونے دیا۔ سو اس کی وضاحت آیت کے اگلے حصّے میں فرما دی کہ تا بدعملیاں کرنے والے خود اپنے کئے کا خمیازہ بھگتیں، جو کانٹے بوتا ہے، یا حنظل کاشت کرتا ہے، جب تک وہی کانٹے اُسے نہ چبھیں اور تلخی اُس کے گلے کو زہر آلود نہ کر دے اُسے کیونکر احساس ہو کہ اُس نے بُرا بیج بویا۔ اور اپنے کئے کا ثمرہ اس درد و کرب کی صورت میں نمودار ہوا۔ پھر اگر احساس صحیح ہے تو حق کی طرف رجوع عقل کا تقاضا ہے، جیسا کہ آیت کریمہ کا آخری حصہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ لعلھم یرجعون۔

اب آئیے آیت کریمہ کی اس تفصیل کی روشنی میں معاصر کی اس فکر انگیز بات کا جائزہ لیں جس میں کہا تھا کہ کتاب الٰہی نے جو کہا تھا وہ آج کی دُنیا پر صادق آ رہا ہے۔ واقعات بتاتے ہیں اور قرآن کریم اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ دُنیا کی یہی ابتر حالت خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کا موجب ہوئی۔ اور رحیم و کریم خُدا نے نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیج دیا۔ اب معاصر کو بالخصوص اور دیگر علماء اور مفکّرین کو غور کرنا چاہیئے کہ حالات کی نزاکت کسی ایسے ہی رُوحانی مُصلح کا تقاضا کرتی ہے یا نہیں، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اصلاح احوال کے لئے مبعُوث ہو۔

تعجّب کا مقام ہے کہ بجز احمدیہ جماعت تمام دیگر علماءِ کرام و مفکّرین اسلام زمانے کی ابتر حالت بھی دیکھتے ہیں مگر اصلاح احوال کے اصل دروازے کو بھی مقفل گردانتے ہیں۔ جو حالات و اقعات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ میل نہیں کھاتا ــــ یہ لوگ بزعم خُود سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم مکمل ہو چکا، اب کسی مُصلح کے آنے کی ضرورت نہیں (خواہ وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا امتی اور قرآن کریم کے جُوئے کو اپنی گردن پر رکھنے کا کس قدر بھی دعویٰ دار کیوں نہ ہو) اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو اصلاحی ضروریات زمانے کو درپیش ہیں علماءِ امت اُن سے نپٹنے کے لئے کافی ہیں، مگر سوال تو یہی ہے کہ اِن علماء کی بلیغ مساعی کے باوجُود کم سے کم اسلامی دُنیا کی بےچینی تو چل رہی ہے۔ وہ کونسا طبقہ ہے جو علماء کی مساعی کے نتیجہ میں بیان کردہ بےچینی کا شکار نہ ہو۔ بلکہ معاصر نے تو علماء کا نام بھی اُنہیں میں شمار کیا ہے جو اس وقت بےچین ہیں اور اپنی بےچینی کا اظہار مختلف صورتوں میں کر رہے ہیں۔ جب علماء کی بےبسی اور نتیجہ خیز مساعی کا یہ عالم ہو تو ظاہر ہے کہ علمائے زمانہ کے بس کا یہ روگ ہرگز نہیں۔ اور اُن سے اصلاحِ احوال کی توقّعات وابستہ کرنا قطعی طور پر بےسُود ہے! کس قدر تعجّب کا مقام ہے کہ فساد اور بگاڑ کی شدّت کا تو یہ حال ہو کہ زمانہ نبوی کے فساد کا بیان شدہ نقشہ موجُودہ حالت پر پورے طور پر صادق آتے مگر اصلاح احوال کے لئے یہ تمام نجاد و بےاثر سے علماء اس وقت کے ہیرو قرار دے دیئے جائیں؟

بھائیو! یقین جانو یہ وہ ضمیر کی آواز ہے جو آپ لوگوں کو مامورِ وقت کی طرف رجوع کرنے کے لئے جھنجھوڑ رہی ہے۔ لعلھم یرجعون کے مبارک قرآنی الفاظ پر کان رکھو اور حق کی طرف رجوع کرو یاد رکھو جس طرح آج سے ۱۴ سو سال پہلے دنیا نے ایک عالمگیر فساد کے متلاطم سیلاب کے دنوں میں پُرسکون زندگی کی لہر چلا دی تھی اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہو چکا۔ مگر آنکھوں پر پٹی بندھے ہونے کے باعث اس کی شناخت میں حائل ہو رہے ہیں۔

اگر کہو ہم نہیں مانتے تو یاد رکھو یہ خدائی فعل ہے وہی ہے جو رحمت کی ہوا چلاتا اور بےقرار دلوں کو تسکین بخشتا ہے۔ اور بےچین رُوحوں کے اضطراب کو دُور کر دیتا ہے۔ اس منصب پر فائز کرنے کا کلّی اختیار اس نے اپنے لئے ہی مخصوص کر رکھا ہے۔ اس میں کوئی دُوسرا اس کے ساتھ شریک نہیں جیسا کہ فرمایا:

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ (زخرف آیت ۳۲)

یعنی رحمت ربّی کی تقسیم اسی کا کام ہے بندوں کا اس میں عمل دخل ہرگز نہیں۔ رُوحانی مناصب کی تفویض خود بارگاہ ربّ العزّت سے عمل میں آتی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ بندوں کا محتاج نہیں (اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ) آیت کریمہ کے اگلے حصّے میں اس کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو خالص رُوحانی امر ہے۔ اگر سوچو تو تم اپنے مادی سامان معیشت کی تقسیم پر ہی نظر کر کے دیکھ لو کیا اس تقسیم میں تمہارا کوئی دخل ہے؟

پس یہ ربّی تقسیم ہے۔ اسی کی حکمت کاملہ نے اس زمانہ کو اپنی رحمت کا مورد بنانے کا سامان کر دیا۔ حتیٰ کہ اس وقت کی عالمگیر بےچینی اور اس کے احساس شدید نے ظاہر کر دیا کہ رحمتِ الٰہی جوش میں آ چکی۔ ورنہ خدا پر بڑا حرف آتا ہے کہ اُس نے ساری دُنیا میں فساد اور بےچینی کے اسباب اور وجوہ تو پیدا کر دیئے مگر اصلاحِ احوال اور تسکینِ قلب کے رُوحانی دروازے تا حال مقفّل پڑے ہیں، جو رحمٰن و رحیم خدا کی بےپایاں رحمت سے نہایت درجہ بعید ہے ــــ!! فتدبروا یا أولی الالباب ــــ!!

موجودہ عالمگیر بےچینی کے کچھ دُوسرے ذیلی اسباب بھی ہیں جن پر ہم آئندہ اشاعت میں گفتگو کریں گے ــــ اِنشاءاللہ۔

پاکیزہ زندگی کے حصُول کے لئے تین گُر

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"..... حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصُول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے۔ اور دُوسری دُعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے۔ تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو پاکی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے۔ اور ایک ایسی قوّت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے اور چاہیئے کہ اسی طرح دُعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اُس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعلہ اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دُور کر دے اور اس کی کمزوریاں دُور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کر دے۔ کیونکہ دُعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دُعاؤں سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دُعاؤں سے۔ اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دُعاؤں سے۔ مگر دُعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین و صادقین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہو جاتا ہے"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲-۳۳)

خطبہ جمعہ

اسلام میں شروع سے ہی مخلصین کے ساتھ وہ لوگ بھی شامل رہے ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے خالی ہوتے ہیں

ایسے لوگ اسلام کو کمزور کرنے کیلئے جھوٹی باتیں پھیلاتے ہیں اور اطاعت کی روح کو کمزور کرنیکی کوشش کرتے ہیں

ہمارا فرض ہے کہ ہم چوکس اور بیدار رہ کر ایسے لوگوں کے فتنوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش / ۷ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ المائدہ کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ
وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ
وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ
يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰۤـئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ
اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِى
الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ (المائدہ ۵:۴۲)

پھر فرمایا

اللہ تعالیٰ نے

اس آیہ کریمہ میں

بیان فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مخلصین کی جماعت دی گئی تھی اگرچہ وہ انتہائی طور پر فدائی اور جانثار اور ایثار پیشہ تھے۔ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے اور اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ کے قدموں پر ڈال دینے والے تھے اور خدا کے لئے اور خدا کی رضا کی جستجو میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار تھے لیکن ان مخلصین کے ساتھ کچھ وہ لوگ بھی شامل تھے جن کا ایمان صرف زبان تک تھا جن کے دل ایمان سے خالی تھے

اس گروہ میں پھر

دو قسم کے لوگ

پائے جاتے تھے۔ ایک وہ جن کے دل اگرچہ ایمان سے اس وقت تک خالی تھے لیکن آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایمان داخل ہو رہا تھا جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات ۴۹:۱۵)

کہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا جس کا مطلب یہ ہے کہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ تمہارے دلوں میں یا تم میں سے بعض کے دلوں میں بعد میں ایمان داخل ہو جائے اور تم پختہ طور پر اور سچے طریق پر ایمان لے آؤ۔ اسی وجہ سے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ سب لوگ جن کے دل ایمان سے ابھی خالی ہیں وہ اس قسم کی حرکتیں کرتے اور اس قسم کی بداعمالیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ:-

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ

کہ جن کے دل ایمان سے ابھی خالی ہیں لیکن جن کی زبان ایمان کا اقرار کرتی ہے ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کے متعلق اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے

جن کے دل ایمان سے خالی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لیکن زبان سے ایمان کا اقرار تھا وہ پھر

دو گروہوں میں تقسیم تھے

ایک وہ جن کے متعلق یہ امید کی جا سکتی تھی کہ ایک وقت میں ان کے دلوں میں نورِ ایمان داخل ہو کر ان کی روح کو اور ان کے دل کو اور ان کے جسم کو اور ان کے خیالات اور جذبات کو اور ان کی تمام استعدادوں کو منور کر دے گا۔ لیکن ایک وہ تھے جن کے متعلق اس قسم کی امید ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر نہیں رکھی جا سکتی تھی۔ اور انہی کا ذکر اس آیہ کریمہ میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ جو

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

کفر اور فتنہ کی اور فسوق کی باتیں سننے کی طرف بڑی جلدی مائل ہو جاتے ہیں اور اس قسم کی

فاسقانہ باتیں پھیلانے کا میلان

ان کی طبیعتوں میں ہے اور ان کے اعمال بھی کفر کی طرف میلان کی وجہ سے کافرانہ اعمال ہی کہلائے جا سکتے ہیں۔ ایمان کے امتحان کے وقت مضبوط دل والا تو ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن یہ لوگ اپنے ایمان کی کمزوری کا اور کفر کی آمیزش کا مظاہرہ کرتے ہیں اور فوراً اس قسم کے بداعمال کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

کا گروہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا جو کفر کی باتیں سننے اور کفر کی باتوں کے پھیلانے اور کفر کی بداعمالیوں کی طرف سرعت سے متوجہ ہونے میں سب سے آگے تھا۔ اس کی طبیعت کا میلان ہی اس طرف تھا۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اس قسم کے لوگ پائے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہی فرمایا ہے کہ

ایسے لوگوں کا مقصد

چونکہ اسلام کو اور امتِ مسلمہ کو کمزور کر دینا ہوتا ہے اس لئے ان لوگوں کا تعلق ان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے جو اسلام کے بظاہر نزدیک آئے تھے۔ باتیں سنتے تھے۔ مسلمانوں کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے لیکن خلوصِ نیت کے ساتھ نہیں بلکہ بدنیتی کے ساتھ۔ اور وہ مقصد ان کے پیشِ نظر ہوتے۔ ایک تو اس قسم کے کمزور ایمان والوں سے تعلق پیدا کر کے باتوں کو وہ سنتے اور اخذ کرتے تھے پھر غیر مسلموں میں جا کے یہ کہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے

دوم مرضیح لوگوں سے

منظوم کلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیش ہم مشکلات میں کامیابی حاصل کرنیکا طریق

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے — چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن — ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا — رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر — کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار — ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے
راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا — قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

یوں کہا۔ کیونکہ ان لوگوں کے متعلق قرآن کریم یہی کہتا ہے کہ جب ان سے کہا جائے کہ فساد کی باتیں نہ کرو تو جواب دیتے ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (البقرہ ۲:۱۲)

یہ یہودی جو تھے وہ مسلمانوں سے تعلق قائم کرتے اور باتیں سنتے تھے اور مجلس سے دور جا کر کہتے تھے کہ ہم نے بڑے بزرگ مسلمان خدمت گزار مسلمانوں سے ہم نے یہ باتیں سنی ہیں۔ اور اس قسم کی جھوٹی باتیں پھیلا کر وہ اسلام کے خلاف مکر اور منصوبے کرتے تھے۔ دوسرے

ان کا مقصد یہ تھا

کہ صداقت کی باتیں، قرآن کریم کی آیات اور ان آیات کی تفسیر سنیں اور جس رنگ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان ہدایتوں کے مطابق زندگی گزارتے تھے وہ دیکھیں ان کے متعلق باتیں سنیں۔ لیکن نیت یہ نہیں ہوتی تھی کہ صداقت کو صحیح شکل میں آگے پھیلائیں بلکہ وہ آیات قرآنی کو سنتے تھے اس نیت کے ساتھ کہ اس کا مفہوم اس رنگ میں پھیلائیں گے کہ اعتراض کرنے والے اسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائیں۔ اور اسلام کی اشاعت میں اس طرح ایک روک پیدا ہو جائے

اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہاں یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپؐ کے فدائیوں کے ساتھ

کمزور ایمان والوں کا جو گروہ

شامل ہو گیا تھا اور کمزور ایمان والوں میں سے بھی وہ جو

یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ

کے مظاہرے کرتے تھے، ان کا تعلق ایسے گروہوں کے ساتھ تھا کہ جو مسلمان نہیں تھے لیکن بظاہر شوق سے اسلام کی باتیں سنتے تھے اور نیت یہ ہوتی تھی کہ کچھ جھوٹی باتیں لیں اور پھیلائیں اور کچھ سچی باتیں لیں اور ان کا غلط مفہوم لے کر اسے بگاڑ کے لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ اسلام اعتراض کا نشانہ بنے اور وہ لوگ جو اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ان کے راستہ میں ایک روک پیدا ہو جائے اور اسلام کی فتح اور کامیابی کا زمانہ جو ہے وہ آئے ہی نہ۔ یا اس میں تاخیر ہو جائے۔

بہرحال ان کی نیتیں اور ان کی خواہشیں اور کوششیں تو یہی ہوتی تھیں کہ اسلام کامیاب نہ ہو۔ ناکام رہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے

منافقوں کی ایک علامت

یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کا تعلق فتنہ پیدا کرنے والے غیر مسلموں کے ساتھ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہی تھا۔ ایسے کمزوروں کا تعلق فتنہ پرداز غیر مسلموں کے ساتھ تھا۔ یہاں مثال کے طور پر یہود کا ذکر ہے لیکن جب ہم اسلامی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت اسلام پھیلا۔ تو جب قیصر مقابلہ پر آیا عیسائیوں میں ایسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں جب کسریٰ مقابلہ میں آیا تو ایرانیوں میں ایسے لوگ تھے جو اس نیت کے ساتھ مسلمانوں سے تعلق پیدا کرتے تھے کہ کمزور مسلمانوں سے فائدہ اٹھائیں اور غلط باتیں مشہور کر کے

اسلام کو کمزور اور ناکام کرنے کی کوشش

کریں۔ مثال کے طور پر یہاں یہود کا ذکر ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان مفسدین کا اصل مقصد اسلام میں کمزوری پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ لوگ دو طریق اختیار کرتے ہیں ایک اندرونی فتنہ کا اور ایک بیرونی فتنہ کا۔ بیرونی طور پر تو جھوٹی باتیں یا آیات قرآنی کا غلط مفہوم بیان کر کے اسلام کو اعتراض کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اندرونی طور پر اطاعت کی روح کو کمزور کرتے ہیں۔ اطاعت کی روح سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا ارشاد نازل ہوتا تھا۔ آپؐ اس پر عمل کرتے تھے۔ اور جس طرح اور جس رنگ میں آپ اس پر عمل کرتے تھے اپنے ماننے والوں سے یہ توقع اور امید رکھتے تھے کہ وہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اطاعت کا ایسا ہی نمونہ دکھائیں گے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت حقیقتاً

اللہ تعالیٰ کی اطاعت

ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اپنی طرف سے کچھ کہا نہ اپنی طرف سے کچھ کر کے دکھایا۔ جو کہا وہ خدا کا فرمان جو کیا وہ اس کے فرمان کے مطابق ایک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا

اندرونی دشمن اور بیرونی دشمن

یہ سمجھتا ہے کہ اگر اطاعت کی اس روح کو کمزور نہ کیا جائے تو وہ فتنہ نہیں پیدا کر سکتا۔ اس واسطے ان کی ساری توجہ اور ان کا بھرپور وار اس روح پر ہوتا ہے جو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کی روح ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ " اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ " کہ جو تمہاری مرضی کے مطابق ہو جس چیز میں تمہارا فائدہ ہو وہ حکم تو مان لیا کرو۔ یعنی جو بات تمہیں معقول نظر آتی ہے مان لیا کرو لیکن جو بات تمہاری عقل میں نہیں آتی جسے تم غیر معقول سمجھتے ہو وہ تم کیوں مانو۔ اور جسے ہوائے نفس مضر پاتا ہے۔ مفید نہیں پاتا اپنے لئے اسے کیوں مانو۔ اطاعت کی اس روح کو کمزور کرنے کے لئے یہ حیلہ کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر اس قسم کے احکام ہوں (چونکہ وسیع مفہوم ادا کرنا تھا اس واسطے احکام کی قسم کو معین نہیں کیا روح بتا دی ہے) جو تمہارے فائدہ کے تمہیں نظر نہ آتے ہوں تمہاری خواہش کے مطابق نہ ہوں جو تم چاہتے ہو وہ نہ ہوں جو تمہارے نزدیک معقول نہ ہوں ایسی باتوں کو نہ مانا کرو۔ بلکہ

آزادیٔ ضمیر کا واسطہ دے کر

اور اللہ تعالےٰ نے جو عقل دی ہے اور بہت سی استعدادیں دی ہیں ان کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ آخر خدا تعالےٰ نے تمہیں بھی عقل دی اور روحانی قوتیں دیں جس چیز کو تم اچھا نہیں سمجھتے آنکھیں بند کر کے کیوں مانو۔ علی وجہ البصیرت ماننا چاہیئے۔ پتہ نہیں کس کس رنگ میں وہ ان کو بہکاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کے احکام ہوں تو مان لیا کرو۔ اس قسم کے احکام ہوں تو نہ مانا کرو۔ قسم نہیں بتائی لیکن طریق بتا دیا کہ جب چاہو مانو جب چاہو نہ مانو۔ بس " اطاعت " تو ختم ہو گئی وہ روح جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رنگ چڑھا دیتی ہے۔ وہ روح جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل بنا دیتی تھی۔ وہ روح جو اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا دیتی تھی۔ کیونکہ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اور آپؐ سے محبت کرو تب میرے محبوب بن سکو گے۔ دشمن کہتا ہے اس روح کو کچل دو تو نہ محمدؐ کے ہم شکل بنیں گے نہ (اپنی اپنی استعداد کے مطابق) صفاتِ باری تعالےٰ کے مظہر بنیں گے۔ نہ اللہ تعالےٰ کے محبوب ہوں گے نہ کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ اسلام کا مقصد ہی یہی تھا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ اپنی اپنی استعداد کے دائرہ کے اندر تمام بنی نوع انسان کو صفاتِ باری تعالےٰ کا مظہر بنا کر اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا دیا جائے تاکہ خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات سے انسان زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگ جائے۔

تو اندرونی دشمن اور بیرونی دشمن ہر دو کا مقصد ہے اسلام کو کمزور کر کے بظاہر ناکامی کی طرف اسے دھکیلنا۔ اور ایک ہی بنیادی حربہ ہے جو وہ استعمال کرتا ہے۔ اور وہ

اطاعتِ رسول کی روح

کو کمزور کر دینا ہے۔ جب اطاعت کی روح کمزور ہو گئی تو یہاں بھی اختلاف کیا وہاں بھی اختلاف کیا۔ ہزار دروازے فتنے اور فساد اور بغاوت اور فسق کے کھل جاتے ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے منصوبوں اور ریشہ دوانیوں اور کارروائیوں کو دیکھ کر اے ہمارے رسول! غمگین نہ ہو " لَا تَحْزَنْ " کی وجہ قرآن کریم نے دوسری جگہ بتائی ہے اور دل کی مضبوطی کے سامان پیدا کئے ہیں۔

فرمایا کہ

وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

(النحل ۱۶: ۱۲۸-۱۲۹)

کہ دشمن جس دروازے سے چاہے آئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے کہ اللہ کی مدد اور نصرت اسے ملتی ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا اور نیکیوں کو احسن طور پر بجا لاتا ہے۔ تو " لَا تَحْزَنْ " میں یہ حکم ہے کہ غمگین مت ہو کیونکہ تقوےٰ کے اعلیٰ ترین مقام پر تم قائم ہو اور احسن اعمال بجا لانے میں تمہارا کوئی مثیل نہیں ہے۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے۔ دشمن کا مکر کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی کی وضاحت آپ نے فرمائی تھی جب یہ کہا " لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا " (التوبہ ۹: ۴۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ

ناکامی اور نامرادی کا خوف

دل میں نہ لا۔ " اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا " خدا ہمارے ساتھ ہے اور جو شخص تقوےٰ پر قائم ہو احسن اعمال بجا لانے والا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں وہ ناکام کیسے ہو سکتا ہے؟ تو یہاں پر لَا تَحْزَنْ کا مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے رسول! ہم تمہارے ساتھ ہیں تم ناکام نہیں ہو سکتے اس واسطے ناکامی کا کوئی غم نہیں۔

دوسرے اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو تو ہماری مدد اور نصرت اس رنگ میں تمہارے شاملِ حال ہو جائے گی کہ غیر تمہارے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکے گا جیسا کہ آلِ عمران میں فرمایا:-

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

(آل عمران ۳: ۱۴۰)

اگر تم حقیقی مومن ہو اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو تو کامیابی تمہارے نصیب میں ہے۔ اس واسطے تمہیں غمگین ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اوّل المومنین تھے آپ سے بڑھ کر کوئی مومن نہیں تھا تو یہاں یہ فرمایا کہ تم اوّل المومنین ہو۔ تم نے ہی کامیاب ہونا ہے اس واسطے "لَا تَحْزَنْ" پریشان ہونے کی غمگین ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

سورۂ عنکبوت میں

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جن کو ملائکہ کی مدد اور ان کی بشارتیں ملتی ہیں۔ پس یہاں یہ معنے ہوں گے کہ ملائکہ تمہاری مدد پر ہر وقت کمربستہ ہیں۔ "لَا تَحْزَنْ" اندرونی اور بیرونی دشمن کیسے کامیاب ہو سکتا ہے۔ تم یہ غم نہ کرو یعنی دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اسلام کہیں کمزور نہ ہو جائے۔ ناکام نہ ہو جائے

اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(البقرہ ۲ : ۳۹)

جو اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ ہدایت قرآنی کی اتباع کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے ناکامی کا منہ نہیں دیکھتا۔ "وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" تو فرمایا "لَا تَحْزَنْ" جو ہم نے ہدایت نازل کی ہے تیری تو ساری زندگی، سارے اخلاق ہی اس ہدایت کا عملی نمونہ ہیں۔ یعنی تیری زندگی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق ہے اس واسطے تجھے غمگین ہونے کی ضرورت نہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تو غم کا سوال ہی نہیں۔ دراصل ہمیں یہ سارے سبق دیئے جا رہے ہیں

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا (یونس ۱۰ : ۶۶)

اسلام کے دشمن چاہتے ہیں کہ تجھے ناکام کریں اور ذلیل کریں۔ لیکن تجھے اس یقین پر قائم کیا گیا ہے کہ

عزت کا سرچشمہ اور منبع

اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اس واسطے جو مرضی وہ کہتے رہیں، کرتے رہیں۔ عزت تو تیرے ہی نصیب میں ہے۔ دنیا کا سب سے معزز انسان (جب سے انسان پیدا ہوا اور جب تک انسان اس دنیا میں رہے گا) تو ہے۔ تیرے طفیل پہلوں نے بھی عزت پائی اور بعد میں آنے والے بھی تیرے ہی طفیل عزت حاصل کریں گے۔ تجھے اب سرچشمۂ عزت بنا دیا گیا ہے تو چونکہ تیرے طفیل ہی سب کو عزت ملتی ہے اس واسطے ان کے قول ان کے منہ کی باتیں بے نتیجہ ہیں بے اثر ہیں۔ عزت کا مالک تو تو ہی ہوگا۔ لَا تَحْزَنْ غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ تیرے طفیل اسلام ہمیشہ معزز رہے گا۔ اسلام ہمیشہ ملائکہ کی نصرت حاصل کرتا رہے گا۔ اسلام اور امت مسلمہ ہمیشہ اعلےٰ رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ ہمیشہ متقیوں کے ساتھ رہے گا۔ ان متقیوں کے ساتھ جو اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ ہدایت قرآنی پر عمل کرنے والے ہیں۔ اس واسطے "لَا يَحْزُنْكَ" اے رسول تجھے ان اندرونی دشمنوں کی یہ حرکتیں اور یہ منصوبے جو وہ کر رہے ہیں جن کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے اس خیال میں نہ ڈالیں کہ وہ کامیاب اور تو ناکام ہو جائے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تو یقین اور پختگی کے ساتھ اس حقیقت پر قائم تھے۔ لیکن آیات قرآنی میں جن کے مخاطب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں اس قسم کا مضمون اگر بیان ہو تو ہم لوگوں کو سبق دینے کے لئے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کامیاب تو تم نے ہی ہونا ہے۔ پھر ان لوگوں کو موقع کیوں دیا جاتا ہے ایذاء پہنچانے اور سازشیں کرنے کا؟ یہاں اللہ تعالےٰ نے اس کی حکمت بھی بتا دی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو اس قسم کی مفسدانہ حرکتوں کی مہلت اور اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ

ان کا امتحان لیا جائے

اور اس امتحان کے نتیجہ میں ان کا اندرونہ آشکار ہو جائے اور لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ مصلح ہونے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود فساد سے ان کے دل بھرے ہوئے اور ایمان سے ان کے دل خالی ہیں۔ اس لئے ان کے اندرونہ کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ایسا موقع دیتا ہے۔ اور جس دل میں اللہ تعالےٰ کی نگاہ تقوےٰ اور طہارت نہ دیکھے تو اے ہمارے رسول! یا تم اے امت مسلمہ!! ان کے لئے کچھ نہیں کر سکتے جب ان کے دل تقوےٰ اور طہارت سے خالی ہیں تو تمہارا تقوےٰ اور تمہاری طہارت اور پاکیزگی جسے خدا تعالےٰ کے فضل سے تم نے حاصل کیا ان لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی ان میں خلوص نہیں عشق الٰہی نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اطاعت قرآن نہیں۔ اتباع اسوۂ نبی نہیں۔ ان کے دلوں میں کوئی بھی پاکیزگی اور طہارت نہیں۔ "إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ" کی نعرہ بازی سے تو کچھ نہیں بنتا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ پاک دل اور مطہر نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی دلی ناپاکی کو ظاہر اور آشکار کرنا چاہتا ہے اس لئے ان کو اجازت دی ہے کہ اس قسم کی حرکتیں کرو۔ اس لئے اجازت نہیں دی کہ وہ اسلام کو یا مسلمانوں کو یا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے کیونکہ نقصان کا تو کوئی امکان ہی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو کسی کمزوری کا امکان نہیں۔ کسی نقصان کا بھی امکان نہیں۔ بعد میں آنے والوں کے لئے یہ وعدہ ہے کہ خلوص پیدا کرو۔ اللہ تعالےٰ کا عشق پیدا کرو

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرو

قرآن کریم کی ہدایت کی اتباع کرو۔ اسوۂ نبی کو اپناؤ اور وہی رنگ چڑھاؤ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تو پھر تمہیں بھی کوئی خطرہ نہیں۔ پھر اندرونی اور بیرونی دشمن جو چاہیں کرتے رہیں۔ بے فکر ہو کر اپنے کام میں لگے رہو ایک طرف اللہ کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو تو دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کرتے رہو کامیابی تمہارے نصیب میں ہی ہے۔ غیر تمہارے اوپر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس آیۂ کریمہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس طرح اس قسم کی ایک چھوٹی سی جماعت پائی جاتی تھی بعد میں آنے والوں میں بھی اس قسم کی جماعت پائی جائے گی۔ اس قسم کے لوگ ہوں گے جو ایمان کا دعوےٰ کریں گے، جو مصلح ہونے کا نعرہ لگائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ "يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ" فتنہ فساد اور فسق اور فجور کی باتیں سننے کی طرف دوڑیں گے اور ایسی باتوں کو پھیلائیں گے اور بداعمالیوں میں وہ زندگی کے دن گزار رہے ہوں گے جماعت مومنین میں بھی

فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش

کریں گے اور ان کے مفسدانہ تعلقات بھی غیر مسلموں کے ساتھ ہوں گے۔ یہودی ہوں عیسائی ہوں، آتش پرست ہوں، دہریہ ہوں یا نہ مذہب ہوں۔ جو بد دینی کے ساتھ اور شرارت کے ساتھ مسلمانوں سے تعلق قائم کریں گے اور غلط باتیں ایسے لوگوں سے سن کے۔ جھوٹی باتیں ایسے لوگوں سے سن کے یہ کہہ کے پھیلائیں گے کہ بڑے بزرگ مسلمانوں نے یوں کہا اور یوں کہا یا سچی باتوں کو بدل کے اور ان میں تحریف کر کے پھیلائیں گے تاکہ اسلام پر اعتراض کرنا بعض ناسمجھوں کے نزدیک آسان ہو جائے اور اس طرح شرارت پیدا ہو۔ اور اسلام میں ضعف پیدا ہو۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں جب روم فتح ہوا تو وہاں ایک جماعت مسلمانوں کے ساتھ ایسی شامل ہو گئی۔ جب ایران فتح ہوا تو مسلمانوں کے ساتھ ایسی جماعت شامل ہو گئی جب سپین فتح ہوا تو وہاں بھی مسلمانوں کے ساتھ ایسے لوگ شامل ہو گئے جو مسلمانوں کی طرح لباس پہننے والے، مسلمانوں کی طرح باتیں کرنے والے، مسلمانوں کی طرح اپنے اعتقادات کو قرآن کریم کی تعلیم پر قائم کرنے کا اظہار کرنے والے تھے۔ لیکن تاریخ اس قسم کے فتنوں سے بھری ہوئی ہے اندر سے وہ دشمن تھے اور اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے اور کرتا رہا کہ ان کی اسلام دشمنی ظاہر ہوتی رہی اور ہمیشہ ہی [illegible] اس کے پیاروں کی نگاہ میں حقارت کے اور بے عزتی کے مقام کو حاصل کرتے رہے اسلام کے لئے جو انہوں نے چاہا، اپنے نفسوں کے لئے اسی بے عزتی اور حقارت کو انہوں نے پایا۔

ہمیں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دشمن کا یہ فتنہ تو جاری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی اس سے پاک نہیں رہا۔ آئندہ بھی کوئی زمانہ اس قسم کے شرپسندوں سے پاک نہیں ہوگا اس لئے اے مخلصین امت مسلمہ! تمہارے لئے اصولی طور پر ایک ہی ہدایت ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور آپؐ کے اسوہ اور سنت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہنا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تم ایسے لوگوں کے فتنہ سے خود بھی بچو گے اور دوسروں کو بھی بچاؤ گے

پس سنت نبوی کو تم مضبوطی سے پکڑو تم پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ ایسے فتنوں سے اپنے نفس کو بھی بچاؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی بچاؤ۔ اور کسی قسم کی کمزوری یا گھبراہٹ کا اظہار نہ کرو۔ تمہارے دل اس یقین

...م ہونے چاہئیں کہ اس قسم کے فتنے الٰہی جماعتوں کو مضبوط کیا کرتے ہیں انہیں کمزور نہیں کیا کرتے۔

دوسرے

تمہارا یہ بھی فرض ہے

کہ جیسا کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ اس دنیا میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسوائی اور بے عزتی اور کم رتبگی کا مقام بنایا ہے تمہاری نگاہ میں بھی وقعت کا کوئی مقام انہیں حاصل نہ ہو۔ بلکہ خِزْيٌ کا جو مقام خدا تعالیٰ نے اسلام کے دشمنوں کے لئے مقدر کیا ہے اسی مقام پر تم انہیں دیکھو۔ اور ویسا ہی ان سے سلوک کرو۔ اور مطہر نہ سمجھو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسی آیت میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہی نہیں ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مطہر سمجھے، قرار دے۔ یا مطہر کے ساتھ جو اس کا سلوک ہے وہ سلوک ان سے کرے۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا کہ تمہیں چاہیئے کہ تم اس یقین پر پختگی سے قائم رہو کہ اسلام کے مٹانے یا اس کے کمزور کر دینے کے منصوبے شیطان جس رنگ میں بھی کئے جائیں وہ کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ جیسا کہ رسول مقبول محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے "لَا يَحْزُنْكَ" کا نمونہ دنیا کو دکھایا تھا۔ بڑے ابتلاء آئے، فتنے کھڑے ہوئے منصوبے کئے گئے لیکن آپؐ اسی بشارت کے ساتھ خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں پوری طرح ڈوبے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی محبت کو کامل طور پر حاصل کرتے ہوئے اس دنیا کی زندگی کے دن گزارتے رہے۔ بس یہ نمونہ اسوہ ہے اور ان میں آپؐ نے پیش کیا اس نمونہ کو سامنے رکھو اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کی بشارتوں پر اور اس کے وعدوں پر کامل یقین رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ وعدہ پورا ہو جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ تیرے روحانی فرزندوں میں ایک عظیم اور جلیل فرزند پیدا کروں گا جو تیری عزت کو، جو تیری محبت کو جو تیری عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرے گا۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کو اپنے کمال تک پہنچا دے گا۔

ہم لوگ اس مسیح، اس فرزند جلیل کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی یہ لوگ لگے ہوئے ہیں اس سے تو ہم بچ نہیں سکتے۔ یعنی یہ نہیں کر سکتے کہ ان کا وجود ہی مٹ جائے لیکن ان کے فتنوں سے بچنا اور اپنے بھائیوں کو بچانا اور آگاہ کرنا اور خود

چوکس اور بیدار رہنا ہمارا فرض ہے

اور ہمیں اس یقین پر قائم کیا گیا ہے کہ اسلام ہی کی آخر فتح ہو گی۔ تو اس قسم کے فتنے ہمیں بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں ہمیں کمزور کرنے کے لئے نہیں آتے۔ اور ہو گا وہی جو خدا نے چاہا ہے اور خدا چاہے گا۔ ہو گا وہی کہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے اور قرآن کریم کی ہدایت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ ہو گا وہی جو خدا نے کہا کہ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آ جائیگا اور ہر ملک اور ہر قوم حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیگی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی خاک ہونے میں اپنا فخر سمجھے گی ؛

(الفضل ۵ ؍ امان ۱۳۴۸ ہش)

یومِ مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک موقع پر

مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

بدر کی گزشتہ اشاعت میں متعدد جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود کے سلسلہ میں رپورٹیں شائع ہو چکی تھیں کہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مزید رپورٹیں موصول ہوئیں۔ افسوس کہ عدم گنجائش کی وجہ سے ان رپورٹوں کو شریکِ اشاعت نہیں کیا جا رہا اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے اخلاص و قربانی میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ایڈیٹر

رپورٹیں ارسال کرنے والی جماعتوں کے نام یہ ہیں :-

۱۔ جماعت احمدیہ تاگرام (بنگال) ۲۔ جماعتِ احمدیہ ابراہیم پور (بنگال) ۳۔ جماعتِ احمدیہ بانڈی پورہ (کشمیر) ۴۔ لجنہ اماء اللہ بھدرک (اڑیسہ) ۵۔ لجنہ اماء اللہ یادگیر (میسور) ۶۔ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور (یوپی) ۷۔ لجنہ اماء اللہ شموگہ (میسور) ۸۔ جماعتِ احمدیہ موسے بنی مائنز (بہار) ۹۔ لجنہ اماء اللہ مدراس

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب جلسوں کے عمدہ نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

افکار و اخبار

عالمگیر بے چینی کیوں ؟

دنیا میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ ہر ملک اور قوم میں بے چینی ہے۔ تاجر، انجینئر، مزدور، کسان، طلباء، ٹیچر، صنعتکار۔ سب اپنی اپنی جگہ بے چین ہیں۔ طلباء توڑ پھوڑ کر کے اپنی بے چینی کا ثبوت مہیا کر دیتے ہیں۔ ورنہ ہر طبقہ اور ہر فرد اپنے اندر بے چینی محسوس کرتا ہے۔ سائنس نے انسان کو بڑی سہولتیں دی ہیں۔ دنیا کو ایک شہر بنا دیا ہے۔ فاصلے گھنٹوں میں طے ہوتے ہیں۔ ایک بٹن دبانے سے سینکڑوں قمقمے روشن ہو جاتے ہیں۔ اور سینکڑوں پنکھوں میں حرکت آ جاتی ہے۔ مگر اسی سائنس نے دلوں کو بے چین کر دیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ عام بے چینی کے اسباب کا کسی کو پتہ نہیں اس بارے میں جتنے منہ اتنی باتیں۔ بڑے بڑے دانشور مل کر بیٹھتے ہیں اور بے چینی کے اسباب کا کھوج لگاتے ہیں مگر بے چینی کا سرا ہاتھ نہیں لگتا۔ متضاد اسباب کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ طرح طرح کی بولیاں بولی جاتی ہیں مگر پہلے مقصود کا نشان نہیں ملتا۔

ایک طلباء کی بے چینی کو لیجئے کوئی اس کی ذمہ داری نظامِ تعلیم کی خرابی پر ڈالتا ہے۔ کوئی سیاسی پارٹیوں کو الزام دیتا ہے۔ کوئی معاشی حالت کو بنیادی سبب بتاتا ہے۔ کوئی استاد اور شاگرد کے تعلقات پر ناراضگی رکھتا ہے۔ ماہرینِ تعلیم جب طلباء کی بے چینی کا تجزیہ کرتے ہیں تو وہ خود کھوئے جاتے ہیں۔ ہم نے خود بعض طلباء سے تبادلۂ خیالات کیا جو آئے دن ایجی ٹیشن کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کا وقت ہڑتالوں میں گزرتا ہے۔ مگر وہ ہمارے سوالات کے جواب پر پسینے پسینے ہو جاتے ہیں گویا وہ کسی کالج کے طالب علم ہی نہیں جنہوں نے کبھی کوئی تخریبی کارروائی نہیں کی۔ وہ بھی دور از کار باتیں بناتے ہیں۔ کوئی خاص اور بنیادی سبب کی طرف اشارہ نہیں کرتے۔ دوسرے ممالک کے طلباء اور مزدور شاید اپنی بے چینی کے اسباب بتا سکیں مگر ہندوستان کے طلباء نہیں بتاتے کہ وہ بے چین کیوں ہیں۔ اور یہ بے چینی ساری دنیا میں کیوں پھیل گئی ہے

یہ بے چینی طلباء تک محدود نہیں۔ اور نہ معاشی حالت ہی اس کا بنیادی سبب ہے.....

.... یہ سبب اس وقت قابلِ اعتبار ہے جب عوام میں قوتِ خرید نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بازار میں ہر چیز آتی ہے اور سب فروخت ہو جاتی ہے۔ چار سال پہلے جو چیز ہم نے چار آنے فی کیلو خریدی تھی آج وہ سوا روپے کیلو فروخت ہو رہی ہے۔ مگر یہی چیز چار سال پہلے بھی لوگ خریدتے تھے اور آج بھی اسے خریدتے ہیں ٹھیلے پر فروخت کرنے والا پہلے بھی سب چیزیں فروخت کر کے واپس ہوتا تھا اور آج بھی وہ پورا ٹھیلہ فروخت کر کے واپس جاتا ہے۔ اگر لوگوں میں قوتِ خرید نہ ہو تو وہ مہنگی سے مہنگی چیزیں کہاں سے خرید لیتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ بے چینی میں معاشی حالت کو زیادہ دخل نہیں۔ آخر بے چینی کا اصل سبب کیا ہے؟ ہمیں اس کا جواب ملنے کی کوئی امید نہیں۔ بے چینی سے بے اعتمادی اور بدامنی پیدا ہوتی ہے سو یہ چیزیں عام ہیں۔ ہندوستان میں اعتماد اور بھروسہ عنقا ہو چکا ہے.........

غرض دنیا بے چین ہے۔ ہر جگہ بے چینی کا لاوا ابل رہا ہے۔ کوئی طبقہ اور فرد نہیں جسے بے چینی کی خلش نہ ہو۔ تو کیا اس کا سبب اخلاقی زوال ہے ؟ اگر یہی سبب ہے تو اخلاقی زوال کا سبب کیا ہے۔ ؟ جو بھی سبب بتایا جائے گا اصل سوال اپنی جگہ باقی رہیگا کہ بے چینی کیوں ہے ؟ مالدار بھی بے چین ہیں اور وہ اپنی دولت کی حفاظت کے لئے دولت لٹا کر دوسری قسم کی بے چینی پھیلاتے ہیں۔ صاحبِ اقتدار اپنی کرسیوں کی خاطر بے چینی کو عام کرتے اور جگہ جگہ خون خرابہ کراتے ہیں۔ کتابِ الٰہی نے جو کہا تھا کہ سمندر اور خشکی میں فساد ہی فساد ہے وہ آج کی دنیا پر صادق آ رہا ہے۔ پاکستان میں دیکھئے تو بے چینی کا سیلاب امڈ رہا ہے۔ صدر ایوب سے اختلاف کا مطلب یہ تو نہیں کہ اپنے گھر کو آگ لگا دی جائے ؟ وہاں بھی طلباء۔ لیڈر۔ وکلاء۔ علماء۔ سوشل کارکن۔ تاجر۔ ملازم۔ زمیندار۔ کسان۔ مزدور رکشا راں۔ وزراء سب ہی بے چینی کی آگ میں کود پڑے ہیں۔ اصل سبب کسی کو معلوم نہیں۔ یہ بے چینی اور پھیلے گی۔ اور دنیا کا کوئی حصہ اس کی لپیٹ میں آئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ (الجمعیۃ ۱۲ ؍ مارچ ۱۹۶۹ء)

"ربوہ کے ڈاکٹروں نے ہڑتال نہیں کی"

گزشتہ دنوں جبکہ پاکستان میں ملک گیر ہڑتالوں کا سلسلہ زوروں پر تھا لاہور کے ایک روزنامہ "مشرق" نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ۶؍۳؍۶۹ کو یہ خبر شائع کی کہ :-

ربوہ ۔ ۵ ؍ مارچ (نامہ نگار) ربوہ غالباً مغربی پاکستان میں واحد شہر ہے جہاں کے ڈاکٹر ملک گیر ہڑتال میں شریک نہیں ہوئے اور باقاعدہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مقامی تعلیمی ادارے بدستور ...... کھلے ہیں۔ بازار ... معمول کے مطابق ... اور دفاتر میں بھی ...

قسطِ اوّل

تقریر جلسہ سالانہ قادیان جنوری ۱۹۷۶ء

قبرِ مسیحؑ کے متعلق نئے انکشافات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

قبل اس کے کہ میں اپنے مضمون "قبرِ مسیح کے متعلق نئے انکشافات" کے بارے میں کچھ عرض کروں بعض ضروری اور بنیادی امور کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں گذشتہ صدی اسلام اور عالمِ اسلام کے لئے ابتلاء اور مصائب کی صدی تھی تمام اہلِ مذاہب کی طرف سے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے جو ناکام کوششیں کی گئیں اور مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں گھس کر انہیں نقصان پہنچانے کی جو تقریباً جدوجہد کی گئی۔ اس کا ایک مجمل ساخاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کچھ اس طرح کھینچا گیا ہے سے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ان حملہ آوروں میں سب سے زیادہ پیش پیش عیسائی پادری اور ان کے مشنریز تھے۔ مسلمانوں کی زبوں حالی کو دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو گئے تھے کہ انہیں یقین ہو چکا تھا کہ اس دنیا سے اسلام کا نام مٹ جائے گا۔ اور تمام دنیا پر عیسائیت مسلط ہو جائے گی۔

چنانچہ ایک مشہور عیسائی پادری Dr. John Henry Barrows نے اپنی ایک تقریر میں یہاں تک کہا کہ:-

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر درخشاں ہے۔ تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

ایک طرف عیسائیوں کے حوصلے اس قدر بلند تھے تو دوسری طرف مسلمان یہ فریاد کر رہے تھے جیسا کہ مولانا حالی نے کہا سے

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اس کس مپرسی اور ناامیدی کی حالت میں قادیان کی اس مقدس بستی سے ایک آواز بلند ہوئی سے

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اور سے

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کے کھانے کے دن

یہ آواز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی جن کو خدا تعالیٰ نے کاسرِ صلیب بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ حضرت مخبرِ صادق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق آج سے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور مسیح نازل ہوں گے جو حَکَم و عَدَل بن کر تمہارے اختلافات کا فیصلہ کریں گے۔ اور صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ کو موقوف کریں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت ہوگا اسی لئے اس کا عظیم الشان کام کسرِ صلیب قرار دیا گیا تھا۔

چنانچہ جب پیشگوئی کے مطابق صلیب کے غلبہ کا وقت آ گیا تو خدا تعالیٰ نے نہایت مرتبہ پر اس کاسرِ صلیب کو بھی مبعوث فرمایا جس نے آکر ہمارے سامنے کسرِ صلیب کا بہترین گر بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل دو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اور ان تم سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اسی ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے؟ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اسی کے رنگ میں ہو کر وعدوں کے موافق تو آیا ہے وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

[illegible]

(۱)

موجودہ عیسائیت کی بنیاد اس عقیدہ پر رکھ دی گئی ہے کہ ان کے خیال کے مطابق حضرت حوّا اور حضرت آدم نے جنت کا ممنوعہ پھل کھا کر گناہ کیا تھا۔ اور یہ گناہ تمام نسلِ انسانی میں سرایت کر گیا۔ لہٰذا سب آدم زاد گنہگار قرار پائے اور سب حوّا زادیاں گنہگار ٹھہریں۔ اور اس طرح سب انسان اپنے (ناکردہ) گناہوں کے باعث لعنتی بن گئے۔

اب خدا کے عدل کا تقاضا ہے کہ وہ ہر گنہگار کو سزا دے اور اسے لعنت کا مستوجب ٹھہرائے۔

مگر اس کے رحم کا تقاضا ہے کہ انسانوں کو سزا نہ دے اور اسے لعنتی بننے سے بچا لے۔

اس طرح خدا کے یہ دونوں متضاد تقاضے یعنی عدل اور رحم ایک لمبے عرصہ تک کشمکش میں رہے۔ اس الجھن میں خدا ہزاروں سال تک مبتلا رہا۔ آخر کار آج سے ۱۹½ سو سال قبل خدا کو ایک حل نظر آیا اور اس نے یوں کیا کہ اپنے بے گناہ اور اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا اس نے انسانوں کے گناہوں کی سزا یعنی لعنت کو اپنے سر پر اٹھا لیا۔ اور گنہگاروں کی جگہ خود لعنتی بنے اور اسی لعنت کا طوق لے کر صلیب پر جان دے دی۔ چنانچہ پولوس نے لکھا ہے:-

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

(گلتیوں ۳: ۱۳)

غرض موجودہ عیسائیت کی بنیاد حضرت مسیح کی صلیبی موت پر ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے اور صلیبی موت کے بعد ان کے دوبارہ جی اٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو اس صورت میں موجودہ عیسائیت ختم ہو جاتی ہے چنانچہ پولوس نے لکھا ہے:-

"اگر مسیح جی نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔"

(۱ کرنتھیوں ۱۵: ۱۴)

اسی طرح عیسائیت کے مشہور امریکن منّاد زویمر اپنی عربی تصنیف "البشر الجمیب فی فخر الصلیب" میں لکھتے ہیں کہ مسیح کا صلیب پر مرنا ثابت نہ ہو تو پھر ہماری ساری عیسائیت باطل اور جھوٹی ہے۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"فَاِذَا کَانَ اِیْمَانُنَا ھٰذَا خَطَأً کَانَتْ مَسِیْحِیَّتُنَا بِجُمْلَتِھَا بَاطِلَۃً" (صفحہ ۲)

اب آئیے انجیلِ مقدس کی روشنی میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ حضرت یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ہمارے سے

زندہ اتارے گئے تھے

(۲)

انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح وعظ کر رہے تھے کہ "بعض فقیہوں اور فریسیوں نے (اس زمانہ کے) جواب میں ان سے کہا اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب میں ان سے کہا اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائیگا کیونکہ جیسے یوناہ نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"

(متی ۱۲: ۳۸ تا ۴۰)

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے مطالبہ پر حضرت یسوع مسیح نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر ایک ہی نشان دکھائے جانے کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یوناہ نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا۔

یوناہ نبی کے اس نشان کی تفصیل بائیبل کے صحیفہ یوناہ کے ابتدائی چار بابوں میں درج ہے جس میں ہمیں چار باتیں نظر آتی ہیں:-

۱۔ یوناہ نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ گئے
۲۔ مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور رات زندہ رہے
۳۔ وہ مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلے
۴۔ اصل تبلیغ کا زمانہ مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد شروع ہو

یوناہ نبی کے اس نشان کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت مسیح ناصری کے مذکورہ قول کے مطابق حضرت مسیح پر بھی اسی صورت میں یہ واقعہ چسپاں ہونا چاہیئے یعنی:-

۱۔ مسیح صلیبی واقعہ کے بعد زندہ ہی قبر نما حجرے میں جائیں
۲۔ زندہ ہی قبر میں رہیں
۳۔ زندہ ہی قبر میں سے باہر نکلیں
۴۔ قبر سے نکلنے کے بعد انہیں تبلیغ کا زمانہ مل جائے۔

اگر یسوع مسیح صلیب پر فوت ہو جاتے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے تو یہ چاروں باتیں غلط ثابت ہو جاتیں

یعنی اگر مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے تو وہ (۱) زندہ قبر میں نہیں گئے ہونگے (۲) اگر مسیح قبر میں تین دن مردے رہے تو یوناہ نبی سے آپ کی کوئی مشابہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یوناہ نبی مچھلی کے پیٹ میں تین دن رات زندہ رہے تھے (۳) اسی طرح مسیح اگر قبر میں سے دوبارہ زندہ ہو کر نکلے ہیں تو اس صورت میں بھی وہ یوناہ نبی کے مثیل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یوناہ نبی مچھلی کے پیٹ سے دوبارہ زندگی پا کر نہیں نکلے تھے بلکہ وہ پہلے بھی زندہ تھے۔ مچھلی کے پیٹ میں بھی زندہ رہے اور زندہ ہی مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔

(۴) اسی طرح اگر قبر میں سے جی اٹھنے [illegible] مسیح کا مشن ختم ہو گیا جیسے مسیحی لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد جی اٹھے اور آسمان پر اپنے باپ کے تخت پر بیٹھنے کے لئے چلے گئے تو آپ کی یوناہ نبی سے کوئی مشابہت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ یوناہ نبی کو مچھلی کے پیٹ میں سے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک کامیاب تبلیغ کا موقع عطا فرمایا تھا۔

غرض حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ کر صلیب پر سے زندہ اتارے جاتے تب ہی مذکورہ نشان پورا ہوتا ورنہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اپنے دعوے میں جھوٹے ٹھہرتے۔!

(۳)

مسیحیوں کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح کی آمد کی غرض گنہگاروں کے گناہ اپنے سر لے کر صلیبی موت مرنا ہی ہے تو آپ کو اپنے اس مشن کی تکمیل میں خوشی خوشی صلیب پر چڑھ کر جان دینا چاہیئے تھا۔ لیکن اس کے بالمقابل ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بارے میں آپ بہت گھبرائے رہے اور نہایت غمگین ہو کر خدا کے آگے تضرع اور انکساری سے جانکنی کی حالت میں دعائیں کرتے رہے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کو دعا کرنے کی تحریک کرتے رہے تھے چنانچہ لکھا ہے:-

(حضرت مسیح) "گھٹنے ٹیک کر یوں دعا مانگنے لگا کہ اے باپ اگر تو چاہے تو (موت کا) یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا وہ اس کو تقویت دیتا تھا پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا جب دعا سے اٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو انہیں غم کے مارے سوتے پایا"

(لوقا ۲۲: ۴۱-۴۵)

اسی طرح لکھا ہے:-

"یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷: ۴۶)

ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرنا نہیں چاہتے تھے اور اس دردناک اور لعنتی موت مرنے سے بچنے کے لئے خدا کی مدد چاہتے تھے

اب عیسائی حضرات ہی اس الجھن کو حل کر سکتے ہیں کہ ایک طرف ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کا مشن صلیب پر مر کر دنیا کو گناہوں سے پاک کرنا تھا اور دوسری طرف حضرت مسیح صلیب پر مرنا نہیں چاہتے تھے۔ اور دن رات گھبراہٹ پریشانی اور بے چینی کی حالت میں دعاؤں پر دعائیں کرتے جاتے تھے۔!

یہ تضاد کیوں؟ کیا حضرت مسیح اپنے مشن کی تکمیل میں کوتاہی کر رہے تھے!!

(۴)

ایک اور بات اس ضمن میں جو بیان قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی دعائیں قبول ہوئی ہیں یا نہیں؟ اگر قبول ہوئیں اور یقیناً ہوئیں تو آپ صلیب پر نہیں مر سکتے اگر آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں تو آپ کی صداقت اور راستبازی پر حرف آتا اور آپ گنہگار ثابت ہو جاتے کیونکہ انجیل کہتی ہے:-

"خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اس کی مرضی پر چلے تو وہ اس کی سنتا ہے" (یوحنا ۹: ۳۱)

یہی نہیں بلکہ یسوع مسیح تو اپنے شاگردوں کو بھی یہ نصیحت فرماتے رہے کہ اگر وہ یقین اور ایمان کے ساتھ خدا سے دعائیں کریں گے تو وہ ضرور ان کی سنے گا اور ان کی تمام مرادیں پوری کریگا چنانچہ متی ۲۱-۲۲ : ۱۲ مرقس ۱۱:۲۴ اور لوقا ۷:۶ میں اس قسم کی نصیحتیں درج ہیں۔

اب ہمارے اور نصاریٰ کے درمیان اس بات پر فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلیبی موت سے بچنے کی دعائیں بارگاہ احدیت میں قبول ہوئی ہیں یا نہیں۔ اگر یہ دعائیں قبول نہ ہوئی ہوں اور مسیح صلیب پر مر گئے تھے تو حضرت مسیح کا راستباز ہونا محال ہو جاتا ہے۔ اور یہود کو سچا ٹھہرانا پڑتا ہے اور اگر یہ دعائیں قبول ہوئیں تو پھر عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مر کر ملعون قرار پائے اور اس طرح عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے سراسر ایک جھوٹی کہانی بن جاتی جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

عیسائیوں کی کتاب عہدنامہ جدید کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت مسیح کی دعائیں ضرور قبول فرمائیں اور اس طرح صلیبی موت سے نجات دی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اس نے (مسیح نے) اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی"

(عبرانیوں ۵: ۷)

نیز لکھا ہے:-

"یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی۔ اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے"

(یوحنا ۱۱: ۴۱)

یہ اور اس قسم کے اور بھی کئی حوالے ہیں جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کی دعائیں سنیں اور قبولیت کا شرف عطا فرمایا اور انہیں صلیبی موت سے بچا لیا۔

(باقی)

فارم اصل آمد

چونکہ موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے حسب دستور دفتر ہذا کی طرف سے وسط اپریل میں تمام موصیوں کی خدمت میں ۶۹-۱۹۶۸ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم بھجوائے جائیں گے۔ تمام موصی احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان فارموں کو مکمل کر کے مئی کے پہلے ہفتہ میں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں تاکہ دفتر ہذا کی طرف سے ان موصیوں کی خدمت میں سالانہ حساب ارسال کیا جا سکے

موصی احباب نوٹ فرمالیں کہ ان کے سالانہ حساب کی تکمیل کا انحصار انہی فارموں پر ہوتا ہے کیونکہ جب تک موصی کی طرف سے فارم اصل آمد پر ہو کر نہ آئے اس کا حساب مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

سو مہربانی فرما کر تمام موصی مئی کے پہلے ہفتہ میں فارم پر کر کے واپس ارسال فرما دیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اللہ کا پیغمبروں سے عہد

روزنامہ "دعوت" دہلی کے نام ایک مراسلہ کا خلاصہ

از مکرم ایم اے باقی صاحب ایم اے بی ایل بروپورہ بھاگلپور بہار

بروپورہ بھاگلپور کے ایک جماعت دوست ایم اے باقی صاحب ایم اے بی ایل نے اخبار دعوت دہلی کے سہ روزہ ایڈیشن ۱۶؍۱ میں درس القرآن کے تحت ایک لوٹ مطالعہ کر کے اخبار مذکور کے ایڈیٹر کو ایک مراسلہ لکھا جس میں بعض باتوں کی وضاحت طلب کی گئی۔ مگر افسوس کہ ایڈیٹر صاحب موصوف نے نہ تو ان کا مراسلہ ہی شائع کیا اور نہ ہی مستفسرہ امور کا جواب دیا۔ جناب باقی صاحب نے اس مراسلہ کی ایک نقل ہمیں بھی بغرضِ اشاعت ارسال فرمائی ہے۔ بدر میں زیادہ گنجائش نہ ہونے کے سبب مراسلہ کا ضروری حصہ (جو گویا سارے مراسلہ کا خلاصہ ہے) نقل کیا جاتا ہے۔ قارئین کرام اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ عامۃ المسلمین تو خیر زیادہ واقفیت نہ رکھنے کے سبب معذور سمجھے جا سکتے ہیں مگر جن لوگوں کا دعوےٰ مسلمانوں کی قیادت کا ہے وہ کس طرح قرآن کریم کی ہدایات اور واضح احکام کے خلاف باتیں لکھتے اور عوام میں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں اور اس بات سے ذرہ بھی خوف نہیں کھاتے کہ ایسا کرنے سے وہ وَصَدَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کی تعزیر کے نیچے آجاتے ہیں۔

مکرم ایم اے باقی صاحب، ایڈیٹر روزنامہ دعوت دہلی کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا روزنامہ دعوت دہلی (سہ روزہ ایڈیشن (۴۲) ۱۶ ؍ جنوری ۱۹۶۹ء نظر سے گزرا تمام خبروں کے علاوہ "درس قرآن" اللہ کا پیغمبروں سے عہد بھی پڑھنے کا موقعہ ملا۔ پڑھ کر حیرت کم افسوس زیادہ ہوا آج تک تو ہمارا خیال تھا کہ کم سے کم پڑھے لکھے لوگ اگر کچھ کوٹ (نقل) کرتے ہیں تو وہ صحیح اور دیکھ کر ہی نقل کرتے ہیں لیکن آپ کا "اللہ کا پیغمبروں سے عہد" پڑھ کر مجھے یہ خیال بدلنا پڑا۔ آپ نے جو قرآنی آیت وَاِذْ اَخَذْنَا ـــ تا ـــ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کوٹ (نقل) کی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ کسی بھی قرآن میں "وَاِذْ اَخَذْنَا" نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ پر "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ" ہے

خیر مجھے اس آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ (پارہ ۳ سورۂ آل عمران رکوع ۹/۱۶ کے غلط نوٹ کرنے پر زیادہ اعتراض نہیں ہے کیونکہ آپ نے اس کا ترجمہ قرآنی آیت کے ہی موافق اتارا ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے جو یہ ترجمہ "یاد کرو اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا" آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے۔ کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کی مدد کرنی ہوگی"۔ یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا "کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو۔ اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا اچھا تو گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے وہ فاسق ہے (پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۹/۱۶) وہ تو صحیح ہے لیکن آپ نے اس کا مطلب یہ کس طرح سمجھ لیا کہ "حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہی عہد لیا جاتا رہا ہے اور اس بنا پر ہر نبی نے اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہے اور اس کا ساتھ دینے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا عہد لیا گیا ہو یا آپ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دے کر اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو۔"

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بغیر سوچے سمجھے اور بغیر دیکھے بھالے اس مطلب کو "تفہیم القرآن" سے نقل کر دیا ہے۔ اگر آپ نے قرآن کریم کا ہی مطالعہ کیا ہوتا تو شاید اس طرح کی بات آپ بھی کبھی ماننے کو تیار نہ ہوتے اور نہ اس خیال سے متفق ہوتے۔ آپ نے "حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہی عہد لیا جاتا رہا ہے" کوٹ کر کے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ عہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں لیا گیا تھا لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں کہ قرآن اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ یہ عہد حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تھا۔

دیکھئے سورۂ احزاب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا ـــ تا ـــ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ یعنی "اور جب پیغمبروں سے ہم نے عہد لیا اور تم سے بھی، اور نوح و ابراہیم و موسےٰ و عیسےٰ ابن مریم سے بھی لیا اور سب سے پکا عہد لیا تاکہ اللہ سچوں سے ان کی سچائی دریافت کرے، اور کافروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (پارہ ۲۱ سورہ الاحزاب رکوع ۱/۱۷)

مذکورہ بالا آیات سے صاف واضح ہے کہ پیغمبروں سے جو بھی عہد لیا گیا تھا حضور بھی ان میں شامل تھے کیونکہ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ جب پیغمبروں سے ہم نے عہد لیا اور تم سے بھی (یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی) لیا۔ اسی طرح اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ حضور ان پیغمبروں میں شامل تھے اور جو عہد تمام پیغمبروں سے لیا گیا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تھا۔ خیر یہ سب باتیں تو پیغمبروں سے عہد لینے کے متعلق ہوئیں۔ ہمارا تو کہنا یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق یہ عہد اسی وقت لیا گیا تھا جس وقت آدم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو زمین پر اللہ تعالیٰ بھیج رہا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْهَا ـــ تا ـــ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (پارہ ۱ سورہ البقرہ رکوع ۴/۴) ان آیات سے واضح ہے کہ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ ان سے ہی اس بات کا عہد لے لیا تھا اور ہمیشہ کے لئے حکم دیا گیا تھا کہ جب کبھی تمہارے پاس کوئی ہمارے احکام لے کر آئے تو ان کے حکم پر چلنا اور کہنا ماننا۔ اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ قرآن کی یہ آیت ہی منسوخ ہے تو حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی بھی آیت منسوخ نہیں۔ اس کا زیر و زبر تا قیامت اسی طرح رہے گا۔

بہر حال میں مذکورہ بالا آیات کے بیان میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا ایسا سمجھنا کہ

"نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہیں بھی اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا عہد لیا گیا ہو یا آپ نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دے کر اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو"

بالکل غلط ہے اور قرآن کریم کے بیان کے صریح خلاف ہے۔ کیا آپ اس کی تصحیح فرمائیں گے؟

اعلانِ نکاح

محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ نے مکرم مظفر احمد صاحب ولد مکرم عبد الرحیم صاحب بیماپوری کا نکاح مسماۃ نورجہاں صاحبہ بنت مکرم عبد الغنی صاحب یادگیر سے بعوض سات سو پچیس روپے حق مہر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ان کی طرف سے اعانت بدر میں پانچ روپے وصول ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔ مینیجر

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید جمیل احمد کی اہلیہ شدید زخموں سے فریش ہیں۔ ان کا لڑکا سید عارف احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت ان کی اہلیہ کی شفایابی اور بیٹے کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

۲۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز مقامی احباب جماعت کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

۳۔ مکرم حکیم ڈاکٹر مرزا احمد زمان صاحب محلہ عنبی اسٹیمر گھاٹ مرزاپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ ر امان ۱۳۴۸ ہش ان کے مقدمہ کی تاریخ ہے۔ احباب مقدمہ میں ان کی باعزت کامیابی کے لئے دعا کریں

۴۔ ہمارے تمام مبلغین کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی تبلیغی مساعی ... دے اور ان سب کو صحت و سلامتی کے ساتھ تبلیغی فریضہ ... کی توفیق بخشے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی سو فیصد ادائیگی

جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش و بہار کے وہ احباب جنہوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی سو فیصد ادائیگی فرمادی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے اخلاص اور قربانی میں برکت دے اور قبول فرمادے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اس بابرکت تحریک کے وعدوں کی ادائیگی آخر جون ۱۹۶۹ء مطابق آخر احسان ۱۳۴۸ ہش تک ہو جانی ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کی موعودہ رقم ۳،۶۰۰۰۰ میں سے اب تک ۲۲۵۰۰۰ روپے وصولی ہوئی ہے اور کم وبیش ۱۰۰۰ ۸ روپے کی رقم تاحال قابلِ ادا ہے۔ لہٰذا جن دوستوں کے ذمہ ابھی تک اپنے وعدوں کی رقم بقایا ہو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سو فیصدی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کانپور	۲۲۵/-
" محمد شفیع صاحب اکبرپوری "	۶۰/-
" حاجی محمد ابراہیم صاحب "	۵/۵۰
" محمد اکبر صاحب پہ پہچی "	۲۵/-
" محمد عتیق صاحب "	۱۰/-
" عبدالقیوم صاحب حبشہ والے لکھنؤ	۳۰/-
" اسرار محمد انوار محمد صاحبان رائٹھ	۴۰/-
" حاجی بشیر احمد صاحب مع ہمشیرہ بجوڑہ	۷۰/-
" قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی علی پور کھیڑہ	۱۱/-
" عبدالستار صاحب وفا شاہ آباد	۱۰/-
" ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ علیگڑھ	۱۸۲/-
" ایم نسیم صاحب قائم گنج	۲۵/-
" قریشی محمد صادق صاحب مع اہلیہ شاہجہانپور	۱۴۰/-
" اعجاز فاطمہ صاحبہ	۱۵/-
" قریشی محمد فاروق صاحب "	۱۰۰/-
" منشی کلیم اللہ صاحب "	۵۴/-
" حبیب احمد صاحب لوٹی پور "	۴۰/-
" ڈاکٹر محمد عابد صاحب مع خاندان "	۸۰/-
" قریشی محمد عقیل صاحب مع خاندان "	۱۴۴/-
" حاجی عبدالقدوس صاحب مرحوم "	۱۱۰/-
" یوسف علی خاں صاحب "	۳۰/-
" محمد آدم صاحب مع اہلیہ صاحبہ "	۹/-
" جمیل احمد صاحب بلہر	۱۰/-
" محمد حنیف صاحب کمہریا	۱۰/-
" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب مبنغو آباد	۱۸/-
" یوسف علی صاحب جھلانوالی	۱۰/-
" قمر الدین صاحب اچنولی	۱۰/-
" نتھے خاں صاحب سنگلہ گھنو	۱۰/-
" منشی خاں صاحب "	۱۰/-
" میاں خواں صاحب "	۱۰/-
" محمد منیر حسین صاحب سہارنپور	۵/-
" محمد الیاس صاحب مظفر نگر	۱۰/-
" سید فضل احمد صاحب پٹنہ	۱۰۳۰/-
" شاہ شکیل احمد صاحب مع خاندان گیا	۸۲/-
" محمد نور صاحب پٹنہ	۱۰/-
" مسیح الزماں احمد صاحب ابن سید وزارت حسین صاحب اوڑین	۵/-

ناظر بیت المال قادیان

مکرمہ ناصرہ خاتون صاحبہ جمشید پور	۱۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ جمشید پور	۷۵/-
مکرم سید عبدالمجید صاحب "	۲۰/-
" سید حمید الدین صاحب "	۶۸/-
" مقبول احمد صاحب "	۳۱/-
" انیس احمد صاحب "	۱۰/-
" سید حسام الدین صاحب "	۲۴/-
" سید احتشام الدین صاحب "	۴۸/-
" معین خاں صاحب بھاگلپور	۳۸/-
مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ "	۲۵/-
مکرم خورشید عالم صاحب B.D.O "	۲۵۰/-
مکرمہ انوری بیگم صاحبہ "	۳/-
مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب	۶۵/-
" شمس الحق صاحب دیہہ گرام	۱۰/-
" عبدالحاسب صاحب "	۳/-
" عبدالشکور صاحب "	۱/-
" محمد ایوب صاحب "	۱/-
" فیروز الدین صاحب برہ پورہ	۲۰/-
" سید یحییٰ الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی	۴۰۱/-
" شمس الحق صاحب موسیٰ بنی مائینز	۱/-
مکرمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ بھنولی	۱۰۵/-
مکرم منور احمد احمد صاحب کاراکول	۱۰۰/-
مکرمہ طلعت صادقہ صاحبہ موسیٰ بنی مائنز	۱۰/-
مکرم طیب احمد خاں صاحب "	۲۵/-
" غلام محمد صاحب "	۲۰/-
" سید عبدالرزاق صاحب مونگھیر	۱۵/۸۰
" سید سلیمان صاحب ساری پور "	۵/-
" سید عبدالجبار صاحب " "	۲۵/-
" سید عبدالکریم رضی احمد صاحب مہولی "	۵/-
" محمد نعیم صاحب "	۵/-
" سید وزارت حسین صاحب اوڑین	۷۵/-
مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ "	۱۰/-
مکرم ڈاکٹر ایس ایم شمیم احمد صاحب آرہ	۱۰۰/-
" سید داؤد احمد صاحب مظفر پور	۱۰۰/-

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے اور ان کے اموال و اخلاص میں برکت دے۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۴۶ - منکہ محمد عبدالسلام عرف ستار احمد ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت ذاتی طور پر کوئی جائداد نہیں۔ میرے والد محترم وفات پاچکے ہیں اور جائداد ابھی تک مشترکہ ہے جو چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترک ہے اور ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی اور ساری جائداد کی نگرانی ابھی ہماری والدہ محترمہ کرتی ہیں۔ البتہ کاروبار بیڑی کے اشتراک میں مجھے اپنے حصہ میں دو صد روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ میری جو بھی جائداد یا آمد ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت جو میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ راقم حنیف احمد گجراتی درویش قادیان نزیل یادگیر ۲۶/۷/۶۶

العبد محمد عبدالسلام موصی گواہ شد محمد بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب ساکن یادگیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر گواہ شد محمد عبدالصمد ولد محمد عبدالحی صاحب مرحوم برادر موصی ساکن یادگیر صوبہ میسور

وصیت نمبر ۱۳۴۷۲ منکہ رفعت النساء بیگم بنت چوہدری عمر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ طالبعلمی عمر تقریباً چودہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے یکصد روپیہ ملا تھا اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی موجودہ اور آئندہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ رفعت النساء بیگم گواہ شد عمر الدین درویش والد موصیہ گواہ شد محمد احمد کلرک بہشتی مقبرہ قادیان ۱۷/۹/۶۸

وصیت نمبر ۱۳۴۷۴ منکہ منیر الدین خاں ولد محی الدین خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت خانگی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس آج مورخہ ۳ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۳ اگست ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت ایک جائداد ہے جس کی قیمت تین صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۱۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقتِ وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد منیر الدین خاں۔ گواہ شد ولی الدین خاں برادر موصی۔ گواہ شد سید محمد ادریس سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ یادگیر

درخواست دعا:- مندرجہ ذیل طلبا مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی جائے۔ میرا بیٹا رفیق احمد بی ایس سی آنرز۔ عزیزم ظفر اللہ خاں فرسٹ بی ایس سی، عزیزم شیخ عبدالاحد و عزیزم شیخ عبدالقادر پری یونیورسٹی خاکسار ہارون الرشید احمدی بھدرک

معاونین وقفِ جدید کے نئے میدان میں اخلاص و قربانی کا

بہترین مظاہرہ

وہ وعدہ جات جو جماعتوں سے موصول ہوتے یا ہو رہے ہیں اس سے سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت، نہ پوری ہونے کی وجہ سے متجاوز بجٹ یا مستقل اضافہ کے پیشِ نظر مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کو حیدر آباد و یادگیر کی جماعتوں میں معاونین وقفِ جدید کی تحریک میں تربیت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ، مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ سلسلہ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں، جن کے بھرپور تعاون کی وجہ سے بعض مخلص دوستوں نے گزشتہ رقوم سے بڑھ کر وعدے پیش کئے بلکہ جماعت یادگیر کے چار خاندانوں نے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی سے وعدوں کا ایک بڑا حصہ ادا بھی کر دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا رپورٹ ارسال کرنے کے علاوہ احباب سے بھی درخواست ہے کہ ان مخلصین کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر ایک شر سے محفوظ رکھے، ان کے اخلاص، اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

وعدہ کنندگان	وعدہ گذشتہ سال	وعدہ سال رواں	ادائیگی
محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد و چنتہ کنٹہ	۵۵—۰۰	۱۰۰۰—۰۰	
" سید حسن صاحب — حیدر آباد	۲۰—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" سید جہانگیر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید "	۲۰—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" سید عمر صاحب "	۲۰۰—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" اکبر حسین صاحب "	۲۱—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" بشیر الدین صاحب "	۲۵—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" مرزا احمد اللہ بیگ صاحب "	۳۵—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" عبد الحمید صاحب انصاری "	۱۵—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" یوسف حسین صاحب "	۷—۵۰	۱۰۰—۰۰	
" عبد العزیز داؤد صاحب	۲۵—۰۰	۲۵۰—۰۰	
" محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال "	۱۶—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" صلاح الدین صاحب ابن سیٹھ فضل کریم علی صاحب "	۶—۵۰	۱۰۰—۰۰	
" غلام احمد صاحب عرف چھوٹو میاں "	۷—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" رشید احمد صاحب "	۵۱—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" جہانگیر علی صاحب فلک نما "	۲۴—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" میر احمد صادق صاحب "	۱۵—۰۰	۱۰۰—۰۰	
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب علی صاحب	۱۰۰—۰۰	۲۰۰—۰۰	
محترم سیٹھ مسعود احمد صاحب بکنگ	۱۲—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" محمد اسماعیل صاحب — چنتہ کنٹہ	۵۵—۰۰	۵۰۰—۰۰	
" محمود احمد صاحب "	۴۰—۰۰	۵۰۰—۰۰	
" عبد الغنی صاحب "	۱۵—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" محمد محی الدین صاحب "	۱۰—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" مولوی عبد الحی صاحب "	۱۸—۰۰	۱۰۰—۰۰	
محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر	۸۵—۰۰	۶۰۰—۰۰	
منجانب حضرت سیٹھ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ "	۳۵—۰۰	۳۰۰—۰۰	
" محترمہ والدہ خواجہ بیگم صاحبہ "	۲۲—۰۰	۲۰۰—۰۰	
" اہلیہ محمودہ بیگم صاحبہ "	۲۶—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" عزیز محمد سبحان حسن صاحب (اطفال) "	۱۶—۰۰	۱۵۰—۰۰	
منجانب عزیز محمد جمال حسن صاحب — یادگیر	۵—۰۰	۱۵۰—۰۰	
" عزیزہ راشدہ بیگم صاحبہ "	۱۲—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" شاہدہ بیگم صاحبہ "	۱۱—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" مبارکہ بشریٰ بیگم صاحبہ "	۱۷—۰۰	۱۰۰—۰۰	
" غرباء جماعت احمدیہ یادگیر "	—	۱۰۰—۰۰	
" حضرت الشیخ المحمود رضی اللہ عنہ "	۲۲—۰۰	۱۰۰—۰۰	
میزان	۲۶۳—۰۰	۲۰۵۰—۰۰	۱۰۵۰—۰۰
محترم محمد اسماعیل صاحب غوری "	۳۰۸—۵۰	۵۰۰—۰۰	
منجانب محترم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر "		۱۰۰—۰۰	
" محترمہ احمدی بیگم صاحبہ "		۱۰۰—۰۰	
" محترم رحمت اللہ صاحب غوری "		۱۰۰—۰۰	
" رفعت اللہ صاحب غوری - نصرت اللہ صاحب غوری " امۃ السلیم صاحبہ - انیسہ بیگم صاحبہ " خاتون صدیقہ صاحبہ - بشریٰ بیگم صاحبہ " سہیلہ طیبہ صاحبہ - انیسہ صدیقہ صاحبہ " صالحہ بیگم صاحبہ - مریم صدیقہ صاحبہ " کوثر صدیقہ صاحبہ - اسد اللہ صاحب غوری " وکیع احمد غوری - ذبیح احمد صاحب غوری " حبیب ظفر اللہ غوری - حمید اللہ صاحب غوری " برکت اللہ صاحب غوری - قدرت اللہ صاحب غوری		۲۰۰—۰۰	
میزان	۳۰۸—۵۰	۱۰۰۰—۰۰	۱۰۰۰—۰۰
محترم سیٹھ نثار احمد صاحب — یادگیر	۳۱۹—۵۰	۴۳۰—۰۰	
منجانب سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم "		۲۰۰—۰۰	
" [illegible] صاحب مرحوم "		۱۰۰—۰۰	
" محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ		۲۰۰—۰۰	
" سیٹھ عبد الصمد صاحب سیکرٹری وقف جدید "		۲۰۰—۰۰	
" رضیہ سلطانہ صاحبہ " عتیقہ افسر صاحبہ " عبد البصیر صاحب " منصور احمد صاحب " امۃ المتین صاحبہ " امۃ الباسط صاحبہ " امۃ العزیز صاحبہ " امۃ القدوس صاحبہ " عبد الرزاق صاحب " انس احمد صاحب " امۃ النصیر صاحبہ مرحومہ		۳۷۰—۰۰	
میزان	۳۱۹—۵۰	۱۵۰۰—۰۰	[illegible]
محترم سیٹھ محمد ادریس صاحب — یادگیر	۱۶—۰۰	۱۰۰—۰۰	
منجانب محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ "		۲۰۰—۰۰	
" مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم " " محمد زکریا صاحب عرف انو میاں " ناصرہ بیگم صاحبہ " بچگان محمد اسماعیل صاحب وکیل " امۃ القیوم صاحبہ " امۃ الشکور صاحبہ " حامدہ بیگم صاحبہ		۲۰۰—۰۰	
میزان	۱۶—۰۰	۵۰۰—۰۰	[illegible]

احمدیہ محلہ قادیان میں آنریبل چیف منسٹر پنجاب کی تشریف آوری

قادیان ۲۴ مارچ - کل سوا دو بجے آنریبل چیف منسٹر پنجاب سردار گورنام سنگھ صاحب احمدیہ محلہ قادیان میں تشریف لاتے - آپ سکھ نیشنل کالج قادیان میں تقسیم انعامات اور کالج کانووکیشن کے موقعہ پر ۱۱ بجے صبح یہاں تشریف لائے تھے - اس تقریب سے فارغ ہونے کے بعد سردار ست نام سنگھ صاحب کے ذریعہ جماعت نے موصوف کی خدمت میں احمدیہ محلہ میں تشریف لانے کی درخواست کی تھی - جسے موصوف نے منظور فرمالیا - چونکہ دوپہر کا کھانا سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ کے ہاں تھا اسلئے کچھ وقت نکال کر باجوہ صاحب آنریبل چیف منسٹر صاحب کو احمدیہ محلہ میں لے آئے - اس وقت آپ کے ہمراہ بعض سرکاری افسران کے علاوہ جناب جنرل راجندر سنگھ صاحب سپیرو اور سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم - ایل - اے بھی تھے - احمدیہ چوک میں پُرتپاک استقبال کیا گیا - جونہی آپ کی موٹر کار احمدیہ چوک میں پہنچی ایک تنظیم کے ماتحت کھڑے درویشانِ کرام کی کثیر تعداد نے اھلاً و سھلاً و مرحبا --- چیف منسٹر سردار گورنام سنگھ صاحب زندہ باد - سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آگے بڑھ کر معزز مہمان سے مصافحہ کیا اور ہار پہنائے - آپ کے بعد باری باری صدر انجمن احمدیہ کے تمام ممبران نے بھی مصافحہ کیا اور ہار پہنائے - جبکہ کثیر تعداد میں حاضر درویشانِ کرام نے باادب کھڑے ہو کر مہمان کا استقبال کیا - بعدہٗ تمام مہمان، مہمان خانہ میں تشریف لے گئے جہاں کولڈ ڈرنک اور مٹھائی سے سب کی تواضع کی گئی ---- اس موقعہ پر آنریبل چیف منسٹر صاحب نے چند منٹ کے لئے جماعت کے نمائندگانِ خصوصی سے علیحدگی میں ملاقات کا شرف بخشا - محترم صاحبزادہ صاحب نے آپ کی خدمت میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا - اس وقت چیف منسٹر صاحب کے علاوہ جناب سردار ست نام سنگھ صاحب، جنرل سپیرو اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ بھی موجود تھے -

(نامہ نگار)

پروگرام دورہ مکرم مولوی احد اللہ صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

از ۴۸/۶۹ - ۳ - ۲۶ تا ۴۸/۶۹ - ۴ - ۲۷

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی احد اللہ صاحب فاضل بطور انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ان کی جماعتوں کا مالی دورہ کر رہے ہیں - جملہ عہدیداران مال و سیکرٹری صاحبان سے توقع ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا تعاون فرمائیں گے - ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام	کیفیت
سرینگر	۴۸/۶۹ - ۳ - ۲۶	۲ - یوم	
شورت	〃 〃 - ۲۸	۱½	
کنی پورہ مع اوگام	〃 〃 ۳۰	۱½	
یاڑی پورہ	〃 - ۴ - ۲	۲	
چک ایمرچھ	〃 〃 ۴	۱	
بولسو	〃 〃 ۶	½	
ماندوجن	〃 〃 ۷	۱½	
رشی نگر	〃 〃 ۹	۳	
آسنور	〃 〃 ۱۲	۳	
شوپیاں - مانلو - صوفن ناصن	〃 〃 ۱۵	۳	
پچھو ہٹر	〃 〃 ۱۸	۱	
سنہ براڑی	〃 〃 ۱۹	۱	
ہاری پاری گام	〃 〃 ۲۰	۱½	
سرینگر	〃 〃 ۲۲	۳	
بانڈی پورہ	〃 〃 ۲۵	۱½	
سرینگر	〃 〃 ۲۷	۱	

"بدر" کا پیشوایانِ مذاہب نمبر

انشاء اللہ ۲۴ شہادت ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۶۹ء کو شائع ہو رہا ہے - جماعت کے اہلِ قلم احباب اور احمدی شعرائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس خصوصی شمارہ کے لئے اپنی بیش قیمت نگارشات ماہ شہادت کے پہلے عشرے تک ادارہ بدر کو ارسال کرکے ممنون فرمائیں -

ایڈیٹر "بدر"

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے

ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں - اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں -

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AOUTOCENTRE" { فون نمبرز { 23 — 1652 / 23 — 5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع - پولیس - ریلوے - فائر سروسز - ہیوی انجینئرنگ - کیمیکل انڈسٹریز - مائنز - ڈیریز - ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں -

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری

10 - پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵

ٹیلیفون نمبر 24 — 3272

تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ

شو روم

31/15 لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

ٹیلیفون نمبر 34 — 0401

مالی سال کا آخر اور مبلغین کرام

جملہ مبلغین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۴۸ہش مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء ختم ہو رہا ہے - لہٰذا حسابات کو مالی سال کے اندر اندر مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے واجبات بذمہ نظارت از قسم سائر اور بل سفر خرچ وغیرہ پندرہ ماہ شہادت ۱۳۴۸ہش مطابق پندرہ اپریل ۱۹۶۹ء تک نظارت ہذا کو بذریعہ رجسٹری ارسال کر دیں تاکہ موجودہ مالی سال کے بجٹ خرچ کے اندر شامل کئے جا سکیں -

ان بلوں میں متوقع اخراجات مثلاً کرایہ مکان اخراجاتِ سفر مع یومیہ وغیرہ بھی جو ۳۰ شہادت یعنی ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۹ء تک معین اور یقینی ہوں شامل کئے جا سکتے ہیں -

پندرہ ماہ شہادت مطابق پندرہ اپریل ۱۹۶۹ء کے بعد آنے والے بلوں وغیرہ کی ادائیگی کی نظارت ہذا ذمہ دار نہیں ہو سکتی - اس بارے میں ہر مبلغ کو علیحدہ چٹھی بھی بھجوائی جا رہی ہے -

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان